مامون کے زمانہ میں پکار پکار کر کہا جاتا۔ یاظالم! اناظالم ان لم اقل لک یا ظالم! یعنی میں ظالم ٹھہروں گا اگر تجھکو ظالم کہکر نہ پکاروں۔ امام یزید بن جیب تابعیؒ بیمار تھے ان کی عیادت کیلئے ابن سہیل والی مصر آیا۔ اور دریافت کیا کہ جس کپڑے پر مچھر کا خون لگا ہو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں۔ آپ غصہ سے بیتاب ہوجاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ روزانہ خدا کے بندوں کا خون بہاتا ہے اور مچھر کے خون کا فتوی پوچھتا ہے؟ اسی طرح سے امام مالک امام ابن تیمیہ۔ امام ابوحنیفہ امام بخاری وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین حق کے لئے ہزارہا آلام وستم سہتے لیکن ان خدا کے بندوں نے کنتم خیرامة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر پر عمل کرکے اپنے کو خیرالامم قرار دیا۔ اور ان کو ظالم کا ظلم جابر کا قہر اور کسی طرح کا طمع حق بات کہنے سے نہ روک سکا اور وہ ہمارے واسطے نمونہ چھوڑ گئے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخوں غلطیدن ٭ خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

لیکن آج ہم اپنے فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل پڑے ہوئے ہیں اسلام کی سراسر توہین کی جاتی ہے مگر ہمیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا ہمیں چاہئے کہ کوئی حکومت ہو کوئی طاقت ہو کوئی سزا کوئی حرص وطمع ہو سب کو حق کے مقابل میں پیر سے ٹھکرا دیں اور پھر سلف کا نقشہ پیش کردیں۔ جب تک علماء میں خودداری وغیرتمندی کا احساس، حق گوئی وحق پسندی کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا وہ کبھی معزز وسربلند نہیں ہوسکتے۔ اللہ ہماری کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

رحمۃ للعالمین رب العالمین کی حفاظت میں

(از مولوی ضیاء الدین صاحب ضیا الہ آبادی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

اخوان ملت! یہ دستور چلا آرہا ہے کہ جب کبھی حق کی نورانی کرنیں عالم فانی میں نمودار ہوئیں اسوقت شیفتگان کفر وپیروان ضلالت نے اس غیر فانی نور کو محو اور نیست نابود کرنے کی سرتوڑ کوششیں کیں لیکن پرستاران باطل کی تمام کوششیں بیکار اور ضائع اور تمام کاوشیں بے سود ثابت ہوکر رہیں کیوں نہ ہو جبکہ اس کی ذمہ داری ایسی ذات نے لی ہوئی ہے جو علیم وخبیر، عزیز وقدیر ہے۔ کوئی دنیاوی انسانی مادی طاقت نہیں کہ اس کو ادنیٰ سی بھی زک پہنچا سکے چنانچہ ارشاد ربانی ہے آیۃ۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔ اس آیت کا ترجمہ شاعر نے کیا خوب کیا ہے ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ٭ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ یعنی اللہ نے اپنا رسول دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجدیا ہے تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔

خواہ مشرکین اس کو ناپسند ہی کریں - چنانچہ جب دنیا گمراہی کی تاریک فضاؤں سے معمور ہو چکی تھی اُس وقت خدائی نور فاران کی چوٹیوں سے نمودار ہو کر سرزمین عرب ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کو بقعہ نور بنا دیتا ہے یعنی داعی اسلام خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم دین ربانی کے ساتھ مکہ معظمہ میں مبعوث ہو کر وحدانیت سے ناآشناؤں کو توحید کا شیریں پیام سناتے ہیں قولوا لاالٰہ الا اللہ تفلحون - لوگو! توحید الٰہی کا اقرار کر لو تمہیں ہر طرح کی کامیابیاں حاصل ہو جائینگی -

یہ کہنا تھا کہ تمام لوگ آپ کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں - اقربا خون کے پیاسے اور احبا برانگیختہ اور برگشتہ ہو جاتے ہیں یہ عداوت اس وجہ سے نہ تھی کہ آپ نے ان کی کوئی برائی کی یا ان کو مالی وجانی نقصان پہنچایا ہو بلکہ آپ نے اُن کو شعلہ زن اور خاکستر کن آگ سے بچانیکی کوشش کی تھی ان کو یوم التناد کے جگر پاش اور دلخراش مصائب سے محفوظ اور بے پرواہ ہونے کی تدبیریں بتائی تھیں - مگر آہ اس کی پاداش میں یہ ہو رہا ہے کہ ہر خرد وکلاں عزیز واقارب آپ کے بالکل خلاف اور دشمن بن جاتے ہیں حتی کہ بالکل قریبی رشتہ داروں میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ آپ تبلیغ کیلئے نکلتے ہیں اور کہتے ہیں کہو لاالٰہ الا اللہ پیچھے سے ایک شخص بہترین لباس اور انواع واقسام کے اسباب تزین سے آراستہ پیراستہ ہو کر چلا آرہا ہے پوچھا جاتا ہے کہ آگے والا کون ہے اور بعد والا کون تو یہ کہا جاتا ہے کہ آگے والا ابوجہل کا بھتیجہ ہے وہ کہہ رہا ہے کہ لوگو خدا ایک ہے اس کی وحدانیت کے قائل ہو جاؤ خدا کو ایک مانو اور پیچھے ابوجہل ہے جو کہتا جا رہا ہے کہ لوگو اس کی بات نہ ماننا یہ پاگل اور دیوانہ ہے اس کے علاوہ مشرکین مکہ کا جہاں کہیں بھی اجتماع ہوتا وہاں پر آپ تنہا نظر آرہے ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مشغول ہیں آپ کا کوئی ساتھی نہیں، ہمنوا نہیں، آپ تنہا اور صرف تنہا ہیں لوگ آپ کی باتوں کا انکار کر رہے ہیں بت پرستی کے بطلان کو آپ مختلف دلائل وبراہین سے ثابت کرتے ہیں اور بتوں کی بے بسی اور کمزوری ظاہر کرنے میں کوشش پیہم سے کام لیتے ہیں تو مشرکین مکہ اس کے جواب میں آپ پر پتھروں کی بارش کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کو زخم شدید پہنچتا ہے راستوں میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں غرض خدائی آواز اور توحیدی صدا کو بند کرنے میں ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی گئی نیز آپ کو کچھ دنوں تک محبوس زنداں رکھا گیا آپ کو اپنے وطن عزیز سے جدا ہونے پر مجبور کیا گیا - آپ کے ماننے والوں کو صبر آزما اور ہمت شکن مصیبتیں پہنچائی گئیں ان کی جائداد اور اموال پر بیجا قبضہ اور تصرف کیا گیا - ان کو ان کے رشتے داروں سے اور چاہنے والوں سے جدا کیا گیا سب کچھ کیا مگر ان سے یہ نہ ہو سکا کہ نعوذ باللہ آپ کی مبارک ہستی کو دنیا سے فنا کر دیں اگرچہ ان میں ایسی طاقتیں بھی موجود تھیں جو ذرا سی بات پر قبائل کے قبائل کو فنا اور ناپید کر دینے پر آمادہ ہو جاتی تھیں بلکہ فنا کر ڈالتی تھیں مگر کسی صورت سے بھی یہ نہ ہو سکا کہ آپ کو دنیا سے فنا کر دیتے ہیں ارشاد ربانی واللہ یعصمك من الناس یعنی اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھیگا -

چنانچہ جب تمام کفار قریش آپ کی دعوت سے گھبرا جاتے ہیں تو ایک مجلس مشاورت بابت قتل محبوب رب العالمین منعقد کرتے ہیں لوگ اپنی اپنی رائیں پیش کرتے ہیں مگر تمام کو کفار بیکار سمجھکر ابوجہل کی رائے کو قابل عمل تصور کرتے ہیں اور اسی پر اتفاق ہو جاتا ہے - اس نے یہ کہا تھا کہ تمام قبائل کے ایک ایک سربرآوردہ شخص کو لیکر آج آنحضورؐ کا خاتمہ کر دیا جائے - اس رائے کی تائید ابلیس لعین بھی کرتا ہے جو اس مجلس میں نہایت تجربہ کار شیخ کی صورت آیا تھا چنانچہ

یہ رائے متفقہ طور پر پاس ہوجاتی ہے اور تمام لوگ وقت معینہ پر آنحضورؐ کے گھر کا محاصرہ کرلیتے ہیں تدبیر انسانی کیا تدبیر ربانی کا مقابلہ کرسکتی ہے کہ آپ اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلا کر ایک مشت خاک آنکھوں میں ڈالتے ہوئے بحکم ربانی حضرت ابوبکرؓ کو اپنا رفیق سفر بنا کر روانہ ہوجاتے ہیں جب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ آپ کے بستر مبارک پر استراحت فرمارہے ہیں تو ان کے خرمن عقل وخرد پر بجلی کوندجاتی ہے ان کے ہوش وحواس باختہ ہوجاتے ہیں اور یہ اعلان کردیا جاتا ہے کہ آج محمد رسول اللہ مفرور ہیں جو شخص آپ کے سر کو لائیگا اس کو سو اونٹ انعام میں دیا جائیگا اس اعلان کا شائع ہونا تھا کہ عرب کے نوجوان طبقہ میں آپ کی گرفتاری کے لئے بجلی کی طرح لہر دوڑ جاتی ہے اور ہر شخص اس فخریہ مقام کی تحصیل میں کوشاں ہوجاتا ہے جبوقت سراقہ بن مالک بن جعشم کو کسی سے اس بات کی خبر ملتی ہے کہ میں نے تین سواروں کو مدینہ کی طرف جاتے دیکھا ہے وہ فی الفور ایک تیز رو گھوڑا اور تیر و ترکش اور ہتھیار سے مسلح ہوکر نکل پڑتا ہے کہ آج (نعوذ باللہ) محمدؐ کا سر ضرور لاؤں گا۔ آپ کا تعاقب کرتا ہے چنانچہ آپ کے پاس تین مرتبہ اپنے گھوڑے کو بڑھاتا ہے۔ تینوں مرتبہ ٹھکر کھا کر گھوڑا اگر پڑتا ہے تیسری بار قریب تھا کہ آپ کو ضرر عظیم پہنچائے کہ گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ سراقہ یہ سمجھکر کہ آپ کا امر غالب ہوگا خدمت بابرکت میں مخلصانہ حاضر ہوکر طلب دعا کرتا ہے آپ کی دعا سے بہرہ ور ہوکر تائب ہوجاتا ہے آپ کو یاد ہوگا کہ آنحضرتؐ جب غار میں حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں قیام پذیر تھے۔ کفار اوپر ہی آپ کی تلاش میں سرگرداں ہیں مگر اللہ رب العزت آپ کی حفاظت کرتا ہے ان کی دوربین آنکھیں ایک بالشت کے فاصلہ پر بھی نہیں پہنچ سکتیں۔ ایک شخص آپ کے قتل کرنے کیلئے اٹھتا ہے لیکن جب آپ کے مکان کے قریب آتا ہے آپ اس کا سارا حال علم آشکارا کردیتے ہیں۔

غزوۂ غطفان سے واپسی میں جبکہ سرور کائنات ایک درخت کے سایہ میں لیٹ کر اپنی شمشیر براں کو لٹکا دیتے ہیں تو وعثور بن حارث وقت کو غنیمت جان کر آپ کی لاعلمی میں تلوار کو نکالکر کہتا ہے۔ مجھ سے آپ کو اس وقت کون بچاسکتا ہے؟ آپ جواب میں صرف اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے ہاتھ میں کپکپی پیدا ہوجاتی ہے اور تلوار گر پڑتی ہے آپ اس کو اپنے کمال خلق سے معاف فرمادیتے ہیں۔

یہودیہ عورت جبوقت زہر آلود بکری کا گوشت آپ کی خدمت میں بارادۂ بد پیش کرتی ہے اللہ رب العزت آپ کی حفاظت کرتے ہوئے اس راز کو فاش کردیتا ہے۔ یہی معنی ہیں واللہ یعصمک من الناس کے۔ ابوجہل یہ ارادہ کرتا ہے کہ اگر میں نے آنحضورؐ کو خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو قتل کردونگا چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ حالتِ نماز میں ہوتے ہیں اور ابوجہل ناپاک قصد کے ساتھ آپ کی طرف قدم بڑھاتا ہے کہ یکایک پیچھے ہٹ جاتا ہے اور خوف زدہ وسراسیمہ ہوجاتا ہے لوگوں کے سوال کرنے پر اسکا بیان ہے کہ میں نے دیکھا میرے سامنے ایک خندق ہے جو آگ سے بھری ہوئی ہے اور اس میں سے نہایت ہولناک شعلے بلند ہورہے ہیں۔ رسولؐ اکرم فرماتے ہیں کہ اگر پھر وہ میری طرف آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی اڑادیتے۔

غرض خداوند قیوم نے سرکار کائنات کی مقدس حیات کی ہر طرح حفاظت کی بعد حیات بھی اللہ رب العزت

آپ کی حفاظت کرتا رہا اور کرتا رہیگا۔ سلطان نورالدین زنگی جسوقت سرزمین حجاز پر حکمراں تھا دو نصرانی گدڑی پوشوں نے خفیہ طریقہ سے قبر میں رحمۃ للعالمین کے جسم مبارک کو نقصان پہنچانا چاہا مگر اس مخلص بادشاہ کو خواب کے ذریعہ بتایا جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانیکی کوشش کی جارہی ہے تو اس کا انتظام کر چنانچہ اس نے ان دونوں پادریوں کو گرفتار کرلیا۔ اور باقاعدہ تحقیق و تدقیق کے بعد جب ان کے ناپاک ارادے کی تصدیق ہوگئی تو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی حفاظت کے لئے آپ کے مدفن کے چاروں طرف سیسہ کی دیوار زمین کے اندر بنوادی۔ یہی معنی ہیں واللہ یعصمک من الناس کے۔

اسلام اور حسن معاشرت

(از مولوی عبدالحمید صاحب بستوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

ناظرین مذہب اسلام ہی نے انسان کیلئے راہ راست کا دروازہ کھولا اچھے برے سے واقف کیا۔ جن امور سے ہم ناآشنا تھے ان کو بتایا۔ حسن معاشرت کے آئین واصول سے آگاہ کیا۔ ایک انسان کو دوسرے انسان سے پیش آنیکا طریقہ سکھایا۔ جہاں مساوات کی تعلیم دی وہاں یہ بھی کہا کہ انزلوا الناس منازلھم۔ ہر ایک انسان کو اپنے مرتبہ پر رکھو۔ اس میں شک نہیں تم سب کے سب برابر کے حقوق رکھتے ہو۔ اس پر بھی ایک مقام ایسا تفوق اور برتری کا ضرور موجود ہے جسکو چاہنے پر ہر انسان حاصل کرسکتا ہے وہ طہارت اور پاکیزگی قلب ہے جو زیادہ اس سے قریب ہوگا وہی تمہارے اندر مرتبہ والا ہوگا۔

یہی وہ منزل ہے جس پر پہنچکر انسان اپنی انسانیت میں چار چاند لگا سکتا ہے۔ خدا ہم سب کو اس مقام عالی سے مشرف فرمائے۔ یہ وہ دولت ہے جو حسن معاشرت کیلئے روح کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سے انسان اپنی زندگی کامیابی سے گذار سکتا ہے اور خدا اور اس کے بندوں کے نزدیک محبوب ترین بن سکتا ہے۔ اسلام نے تمام تر زور اسی صفائی قلب پر ہی دیا ہے بلکہ جملہ عبادات کا دارومدار اسی پر رکھا چنانچہ آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم یعنی خدا نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے اعمال کو بلکہ تمہارے دلوں کا جائزہ لیتا ہے وہ عالم الغیب جانتا ہے کہ فلاں بندے نے یہ عمل کس نیت سے کیا ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے بہتر سلوک کیا تو کس غرض سے۔

حسن معاشرت حقوق العباد کی نگہداشت کا نام ہے۔ اور یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ اسلام نے حقوق العباد کے متعلق یہانتک کہا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کرسکتا ہے لیکن حقوق الناس کبھی نہیں معاف کئے جائیں گے تاوقتیکہ وہ خود صاحب حق اس سے درگذر نہ کردے۔